

الصلوة والسلام عليك يا نور الله



فضائل اہل بیت

تصنیف

شیخ القرآن

ناظم مفتی غلام سرور قادری

عمدة البیان پبلشرز لاہور



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

ترجمہ اے محمدی تمہارے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ پاک کرنا چاہتا ہے کہ تم سے پاؤں کی کدھر کرے
اور تمہیں خوب صاف تمہارا گھر (الاحزاب)

توضیح القرآن

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

از پیر طریقت

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	7
2	الاحادیث	8
3	تعارف مصنف	9
4	آغاز کتاب فضائل اہل بیت	21
5	اہل بیت کون؟	22
6	حدیث نمبر 1	25
7	حدیث نمبر 2	27
8	حدیث نمبر 3	28
9	حدیث نمبر 4	29
10	حدیث نمبر 5	31
11	حدیث نمبر 6	32
12	حدیث نمبر 7	34
13	حدیث نمبر 8	35
14	حدیث نمبر 9	37

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب فضائل اہل بیت

نام مصنف پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

صفحہات 96

تعداد 1100

طبع دوم

سن اشاعت 2007ء 1428ھ

ڈیزائننگ طیب گرائفٹس

کمپوزنگ محمد شاہد قادری

بدیہ 60 روپے

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

سینٹرل سکرش مارکیٹ C/O جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

042-8428922-0300-4826678-0300-7991693

38	حدیث نمبر 10	15
39	حدیث نمبر 11	16
41	حدیث نمبر 12	17
42	حدیث نمبر 13	18
43	حدیث نمبر 14	19
44	حدیث نمبر 15	20
45	حدیث نمبر 16	21
46	حدیث نمبر 17	22
47	حدیث نمبر 18	23
48	حدیث نمبر 19	24
49	حدیث نمبر 20	25
50	حدیث نمبر 21	26
51	حدیث نمبر 22	27
52	حدیث نمبر 23	28
53	حدیث نمبر 24	29
54	حدیث نمبر 25	30
55	حدیث نمبر 26	31

56	حدیث نمبر 27	32
57	حدیث نمبر 28	33
58	حدیث نمبر 29	34
59	حدیث نمبر 30	35
60	حدیث نمبر 31	36
61	حدیث نمبر 32	37
62	حدیث نمبر 33	38
63	حدیث نمبر 34	39
64	حدیث نمبر 35	40
65	حدیث نمبر 36	41
66	حدیث نمبر 37	42
67	حدیث نمبر 38	43
68	حدیث نمبر 39	44
69	حدیث نمبر 40	45
70	حدیث نمبر 41	46
71	حدیث نمبر 42	47
72	حدیث نمبر 43	48

49	حدیث نمبر 44	73
50	حدیث نمبر 45	74
51	حدیث نمبر 46	75
52	حدیث نمبر 47	76
53	حدیث نمبر 48	77
54	حدیث نمبر 49	78
55	حدیث نمبر 50	79
56	حدیث نمبر 51	80
57	حدیث نمبر 52	81
58	حدیث نمبر 53	82
59	حدیث نمبر 54	83
60	حدیث نمبر 55	84
61	حدیث نمبر 56	85
62	حدیث نمبر 57	86
63	حدیث نمبر 58	87
64	حدیث نمبر 59	88
65	حدیث نمبر 60	89

عرض ناشر

محترم قارئین کرام..... السلام علیکم ورحمتہ اللہ

جیسا کہ جناب کے علم میں پہلے ہی آچکا ہے کہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور مستقلاً ادارہ کا وجود بالخصوص اس غرض سے معرض وجود میں لایا گیا ہے کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تمام تصانیف کی بحسن و خوبی اشاعت کیساتھ مارکیٹ میں لائے تو اسی سلسلے کی پہلی کتاب اہم ترین موضوع پر ”جہاد اسلامی“ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اب یہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کی طرف سے دوسری اشاعت موسومہ ”فضائل اہل بیت“ جو نام سے ہی ظاہر ہے کہ کمال بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور نذرانہ عقیدت قرآن و حدیث کی روشنی میں مدیہ قارئین ہے۔

اللہ کریم ہماری اس حقیر سی کوشش و خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

اور اراکین عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کیلئے توشہ و آخرت بنائے
آمین ثم آمین۔

والسلام

خاکپائے آل رسول ﷺ

ڈاکٹر احمد سعید قادری

مدینہ جنگ ڈائریکٹر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

ماڈل ٹاؤن لاہور

الاہداء

بالعموم جملہ اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النناء و بالخصوص
سید الشہداء امیرنا امام حسین رضی اللہ عنہ و شہداء کربلا۔

جنکی عقیدت و محبت کی برکت سے ناچنے کو اس
عظیم خدمت کی توفیق ہوگی۔

دعا گو:

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

تعارف مصنف

پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب تو ایسی شخصیت ہیں۔ جو کہ کسی
تعارف کے محتاج نہیں۔ لیکن میری سوچ میں جناب کی زندگی سے متعلق کچھ اہم
معلومات موجود ہیں جن پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اکثر و بیشتر عام انسان کے
دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت کی بنیادی تعلیم کون سی
خوش نصیب درس گاہ میں ہوئی کہ جس نے ایسے عظیم انسان تخلیق کئے۔ ہر انسان کی
سب سے پہلی درس گاہ اُس کی ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔ جتنی وہ گود مقدس و مکرم ہوگی
اتنی ہی اُس کی اولاد کی تربیت اعلیٰ ہوگی آپ آج کسی بھی تاریخ کا مطالعہ کریں تو
یقیناً آپ کی نظر سے بڑی بڑی شخصیات کے تذکرے ضرور گزرتے ہوں گے۔ وہاں
ان شخصیات کی تربیت کی پہلی بنیادی چیز اور عظیم درس گاہ "ماں کی گود" کے ہی اثرات
ہوتے ہیں جو کہ ایک عام انسان کو عظیم انسان بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔
حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری وامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت میں اُس پہلی
درس گاہ کی تربیت کے ہی اثرات ہیں کہ آپ بہترین عالم دین، باطل، بہترین مفتی،
بہترین مدرس، بہترین محقق و مصنف، بہترین شیخ الطریق و شیخ الغیر اور بہترین شیخ
الحدیث ہیں آپ کی طبع شریف میں انتہائی ذری، علم برداری برداشت اور انکساری
کوٹ کوٹ کر ظہری ہوئی ہے آپ سابق صوبائی وزیر برائے مذہبی امور و اوقاف
پنجاب اور بانی و مہتمم جامعہ رضویہ (فرست) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ڈاؤن لاہور

ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور قرآن مجید کے مترجم بھی ہیں آپ جناب حضرت صاحب کی بنیادی تعلیم کے متعلق تفصیلی معلومات پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین کو علم ہو جائے کہ آپ نے تعلیم و تربیت اور روحانی تربیت کہاں سے حاصل کی۔

ولادت :- آپ کے آباؤ اجداد سادات و شرفاء بخارا سے ہیں جو حضرت سید جلال الدین بخاری علیہ الرحمۃ کے ہمراہ بخارا سے کشمیر آئے پھر اوج شریف ضلع بہاولپور آکر آباد ہوئے۔ آپ کی ولادت موضع کچی محل نزد اوج شریف تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں بروز جمعرات مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو خاندان بخش علیہ الرحمۃ کے گھر میں ہوئی۔ آپ کے دادا بزرگوار محمد دینی علیہ الرحمۃ اور پردادا محمد بہر علیہ الرحمۃ تھے۔

ابتدائی تعلیم :- آپ نے سب سے پہلے ناظرہ قرآن مجید اپنے بڑی بزرگ عالم مولانا غلام نبی خورشیدی علیہ الرحمۃ سے عرصہ تین چار ماہ میں پڑھ کر مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول موضع کچی و لا میں حاصل کی اور مڈل تک کی تعلیم کے لئے موضع لکس کے گورنمنٹ سکول میں داخلہ لیا۔ یہاں سے مڈل کا امتحان انتہائی اعلیٰ پوزیشن میں پاس کیا بعد ازاں دیگر دینی تعلیم کے لئے مخدوم حسن محمود بن غلام میراں شاہ کے گاؤں جہاں الدین والی علاقہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں استاذ العلماء و فضلاء حضرت علامہ حکیم غلام رسول علیہ الرحمۃ سے و کتاب فیض کیا اور ان سے آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب کے ساتھ شرح تہذیب قطبی کے اوائل شرح وقایہ اولین، اصول الشاشی، لور الانوار اور علم طب کی میزان طب، طب اکبر و موجز وغیرہ پڑھیں۔

1958ء میں ذمیرہ غازی خان میں استاذ العلماء علامہ مولانا غلام جہانیاں

صاحب سے نور الانوار، شرح جامی، مولانا عبد القیوم صاحب سے قطبی، صیغہ قطبی، فہرہ جلالی، حمد اللہ شرح وقایہ اخیر، مینڈی التبرج، اقلیدس، مشکوٰۃ شریف، جلالین ہدایہ اولین، حقایق، مقامات حریری، حمامہ مستحبی، تصوف، لواحق جامی، ادایع جامی اور مشکوٰۃ شریف پڑھیں۔

1961ء ملتان میں غزالی زماں رازی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید

کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لیا۔ استاذ العلماء جناب مولانا سید انکریم سے تفسیرات احمدیہ پڑھی اور حضرت مفتی امید علی خاں صاحب سے توضیح و توحیح، مسلم الثبوت و ہدایہ اخیر میں پڑھیں۔

پھر مفتی اعظم حضرت مفتی سید مسعود علی قادری سے جلالین، علم میراث پڑھا اور فتویٰ نویسی سیکھی۔ آخر میں حضرت علامہ قلیہ کاظمی شاہ صاحب سے مناظرہ و شہدہ، شرح عقائد، خیالی اور دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغت علم حاصل کی۔

عملی زندگی کا آغاز :- علوم و فنون اور فتویٰ نویسی کے علم سے فراغت کے بعد قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی نظر عنایت و التفات نے بطور نائب مفتی آپ ہی کا انتخاب فرمایا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی حکومت پاکستان نے قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو بہاولپور یونیورسٹی میں بطور پروفیسر حدیث مقرر فرمایا تو قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے جن قابل ترین علامہ کو بہاولپور ساتھ لے جانے کے لئے مقیم فرمایا ان میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بہاولپور یونیورسٹی سے

1965-1966ء میں اہم اے اسلامک لاء یونیٹھس فی الفقہ والقانون الاسلامی کی سند حاصل کی اور حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فرمان پر اپنی مادر علمی مدرسہ انوار العلوم واپس آکر استاذ الحدیث، مفتی و صدر شعبہ افتاء کے فرائض سنبھالے۔ 1977ء میں حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی خواہش پر قبلہ مفتی صاحب جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور شیخ الحدیث و شیخ الاداب العربی مقرر ہوئے اسی دوران صدر انجمن تہذیب الاسلام میں مارکیٹ گلبرگ آپ کو جامعہ مسجد فونیہ گلبرگ لے آئے۔ جہاں عرصہ 12 سال تک جامع مسجد غوثیہ کے خطیب رہے اور یہاں جامعہ غوثیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور 1990ء تک اسی درگاہ کے ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث رہے اور انتہائی خوش اسلوبی محنت خلوص اور لگن سے کامیابیوں اور کامیابیوں سے ہم کنار ہوئے۔ بعد ازاں جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر نقشبندی قادری نے ماڈل ناؤن سوسائٹی سے چار کنال کا رقبہ حاصل کر کے قبلہ مفتی صاحب کے سپرد کیا اور ان کے پُر خلوص تعاون کے ساتھ آپ نے ماڈل ناؤن سنٹرل کرشل مارکیٹ میں اپنی ذاتی دینی درگاہ کا آغاز فرمایا جو کہ تقریباً عرصہ 17 سال سے انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ جامعہ رضویہ ٹرسٹ سنٹرل کرشل مارکیٹ ماڈل ناؤن میں درج ذیل شعبہ جات کی انتہائی کامیابی کے ساتھ سرپرستی فرما رہے ہیں۔ یہ جامعہ رضویہ ایک ٹرسٹ کے زیر اہتمام چل رہا ہے جس کے نائبینڈکٹ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر احمد سعید قادری اپنی مصیبت جنگ بڑی اور جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر نقشبندی جنرل ہیں حضرت قبلہ مفتی صاحب کے

دوسرے صاحبزادے جناب علامہ محمد وحید قادری جامعہ کے ناظم و تعلیمات و مالیات ہیں۔ شعبہ جات: شعبہ تحفیز القرآن، شعبہ تجوید قرأت شعبہ روزن طحانی، شعبہ کمپیوٹر لیب، شعبہ تخصص فی الفقہ، الحدیث والقانون الاسلامی اور شعبہ نشر و اشاعت شامل ہیں حضرت قبلہ مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری کی جتنی بھی تصانیف ہوگی ان کی اشاعت کے لیے مشغلہ عمدہ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کے نام سے ادارہ معرض وجود میں لایا گیا ہے جس کے زیر اہتمام آپ کی تمام تصانیف اشاعت ہوگی اور وہی ادارہ آپ کی تمام مطبوعات کے حقوق کا تحفظ کرنے گا۔ آپ کی تصانیف تقریباً 55 کے قریب ہیں جن میں خاص اہمیت کا حامل ترجمہ قرآن مجید، عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن ہے جو کہ اس صدی کا ایک عظیم الشان تجدیدی کارنامہ ہے جلد چھپ کر منظر عام پر آ رہا ہے۔ انشاء اللہ ایمان افروز اور تحقیقی شاہکار و تصانیف خود مطالعہ کریں اور عزیز و اقارب میں تحفہ بخش کریں یہ آپ کی سعادت ہوگی اور اس سے خیر و برکت کا وافر حصہ نصیب میں آئے گا انشاء اللہ۔

آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں!

- (1)۔ درود و سلام و ثنائی خیر الہ نام ﷺ (29)۔ رد و مان کتب باری تعالیٰ
- (2)۔ مقام علم و دعا، (30)۔ شرح "الفصل الموہبیہ"
- (3)۔ خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت (31)۔ مجروح شوق القمر
- (4)۔ قاضی اور سربراہ مملکت (32)۔ ہیئت کی اہمیت و ضرورت
- (5)۔ مسئلہ ایصال ثواب (33)۔ مسئلہ قصور (قصور کا جواز)

- (6)۔ دعا کے یا محمد یا رسول اللہ ﷺ (34)۔ نماز سے متعلق تین اہم مسئلے
- (7)۔ پردہ فسرطہ القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ (35)۔ تفسیر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
- (8)۔ شہید غیب میں دی گئی طلاق کا شرعی حکم (36)۔ تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم
- (9)۔ مسئلہ صلوة و سلام قبل اذان (37)۔ اسلام میں نیکیوں کی شرعی حیثیت
- (10)۔ سورہ یونس مع اردو ترجمہ و تفسیر (38)۔ حج اور قربانی
- (11)۔ حیدر اسلام (39)۔ عبادۃ اللہ دین انکریمین
- (12)۔ حضرت خداوندی (40)۔ پردہ کی شرعی حیثیت
- (13)۔ سورہ ملک مع ترجمہ و تفسیر (41)۔ ذکر و وسیلہ
- (14)۔ الشاہ احمد رضا بریلوی (42)۔ عالم برزخ
- (15)۔ مسئلہ غیب و وسیلہ (43)۔ الوفا تکف القادریہ
- (16)۔ قرآن کیسے جمع ہوا؟ (44)۔ فضائل اہل بیت
- (17)۔ مجموعہ حیات الہیاء (45)۔ مجموعہ البیان فی ترات القرآن
- (18)۔ شرح جانی کا اردو ترجمہ
- (19)۔ مسئلہ دفع یرین (46)۔ حالات امام بخاری علیہ الرحمۃ
- (20)۔ حضرت معصومی ﷺ (47)۔ جہاد اسلامی (اردو - انگلش)
- (21)۔ اقلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (48)۔ مسائل دفعائیل زکوٰۃ و صدقات
- (22)۔ معاشرت نظام معصومی ﷺ (49)۔ اسلام کا قانون شہادت

- (23)۔ انکیش یا سلکین (50)۔ لباس مسنون
- (24)۔ اسلام میں داڑھی کی شرعی حیثیت (51)۔ علماء اور سکرانوں کے درمیان تعلیق کی اہمیت
- (25)۔ حجتہ اسلامی فرقے اور ان کی تاریخ و عقائد (52)۔ حجتہ مکہ
- (26)۔ حجتہ موسیٰ (53)۔ تین اہم مسئلہ (حق علی الفلاح پر کھڑا ہونا۔
- (27)۔ قیام نظم نماز کی آگے سے گزرتا رہا کر کے بعد دعا
- (28)۔ شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (54)۔ شہید عصر کی طلاق
- (55)۔ تنزیہ الغفار عن تکذیب الابرار
- (رد امکان کذب)
- ان درج بالا کتب کے علاوہ حضرت کا ماہانہ مجلہ ماہنامہ البر لا ہور کے نام سے عرصہ سال مکمل اور اٹھارویں سال کا آغاز ہو چکا ہے جو کہ امت مسلمہ کے لئے بالخصوص شائع ہو رہا ہے انتہائی اہم موضوعات پر مضامین، تبصرے اور حالات حاضرہ پر ادارے اور لوگوں کے برائے کی تشبیہ اس حسن و قدر میں اضافے کا باعث ہو رہی ہے آج ہی اخبار ہا کر یا ایک اشاعت سے نام لے کر ماہنامہ البر لا ہور طلب فرمائیں تا کہ آپ اپنے گھر یا محلہ کو دینی، روحانی اور اصلاحی پیلو میں خود غفلت نہائیں۔ یوں تو آپ کی ہر کتاب علم کا ایک خزانہ ہے مگر وہ کتابیں جو آپ نے کسی کے جواب میں دینی و تحقیقی جائزہ کے نام سے لکھیں یا کسی کی علمی و تحقیقی غلطی کی نشاندہی میں لکھیں خصوصاً طور پر قابل ذکر ہیں مثلاً "درد و سلام شان خیر الامام" جناب جنس تقی عثمانی دیوبندی عالم کے جواب میں لکھی گئی اور "ذاکثر غلام مرتضیٰ ملک کی کتاب توحید اور وجود باری تعالیٰ کا علمی و تحقیقی جائزہ" بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے آج کی کتب ایک

تقریبے کرائیں دینی روحانی اصلاحی علم حق کے متلاشی ان کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ ۱۹۹۸ء میں آپ نے علم جو کی شہور کتاب الکافیہ کی عربی شرح الوافیہ پر چار جلدوں پر مشتمل عربی میں تحقیق و تخریج لکھی الکافیہ جو کہ پورے عالم اسلام کے دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی عربی زبان میں شرح فرما کر پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ ایچ۔ ڈی (دکتورہ) کی ڈگری حاصل کی۔ نیز طبیبہ کالج لاہور میں چار سالہ طب کا کورس کر کے گورنمنٹ سے طبیب کی ڈگری بھی حاصل کی۔

علمی و دینی فوق:۔ آپ کے علمی و دینی ذوق کا یہ حال ہے کہ اپنی آبائی زمینیں اور ملکانات جو آپ کے ورثے میں آئی تھیں سب بیچ کر مدرسہ اور لائبریری پر خرچ کر دیا اور سارا دن لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ اور تدریس میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے صاحبزادوں کو بھی اسی لائن پر چلایا آپ کے بڑے صاحبزادے احمد سعید قادری جو بیڈا کٹر اور بہترین عالم ہیں جامعہ کے وائس چانسل اور درس نظامی پڑھاتے ہیں اور دوسرے صاحبزادے علامہ محمد حیدر قادری درس نظامی کے فاضل اور یونیورسٹی سے ایم۔ اے ہیں وہ بھی جامعہ کے استاذ و ناظم اعلیٰ و تعلیمات ہیں اور تیسرے صاحبزادے علامہ محمود سعید قادری درس نظامی سے فارغ و انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی لا و اینڈ شریعہ میں جو تھے بیٹے محمد حماد قادری نے ایف۔ اے کے بعد درس نظامی شروع کیا جو درس نظامی کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہیں اور پانچویں سب سے چھوٹے بیٹے محمد باذل قادری قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔

تحفہ فیصل غیر ملکی تبلیغی دورے، مناظرے:۔ قبیلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب مصنف کتب کثیرہ، دینی خدمات کے جذبے سے اکثر تبلیغی دورے فرماتے رہتے ہیں۔ صدر جنرل ضیاء الحق شہید کے زمانہ میں آپ نے چین کا انتہائی کامیاب سرکاری دورہ کیا۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی درخواست پر آپ جنوبی افریقہ کے کئی دورے کر چکے ہیں بلکہ ۱۹۸۶ء میں جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران (شہر کیپ ٹاؤن) امرزائیوں کے ساتھ تین دن تک مناظرہ ہوتا رہا آخر میں مرزا کی لیڈر سلیمان ابراہیم کا جواب ہو کر مرزا نہایت سے تاب ہو کر مسلمان ہو گیا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح کے کئی مناظر۔ ان میں حضرت کاظمی علیہ الرحمۃ نے آپ کو بھیجا تو ان کی دعوت سے ہمیشہ آپ کامیاب و فتیاب رہے۔

(لیڈی مسیح) میں دیوبندی مولانا عبدالرزاق سے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر مناظرہ ہوا جس پر انہوں نے اقرار کیا کہ واقعی یہ عبارات گستاخانہ و کفریہ ہیں اس مناظرہ کی بھی کیسٹ موجود ہے آپ برطانیہ کا بھی چار دفعہ تبلیغی دورہ کر چکے ہیں ایک موقع پر آپ سلطان باجوڑ ٹرسٹ یو۔ کے نمبرے ہوئے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے (جنگ) لندن میں فخر نبوت کے حوالے سے ایک بیان دیا جس پر گرفت کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے اسے بھی مناظرہ کا چیلنج کیا جو کہ برطانیہ (جنگ) اخبار کی شہرہ شریف سے یہ خبر شائع ہوئی جس پر مرزا طاہر احمد نے مناظرہ کرنے اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اسی طرح آپ متحدہ عرب امارات کی مرتبہ تبلیغی دورے فرما چکے ہیں۔ یورپین ممالک جرمنی، ہالینڈ، انگلینڈ، سائتھ افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے بھی دورے کر چکے ہیں ان ممالک کے علاوہ تقریباً اکثر ممالک میں

آپ کے کثیر تعداد میں مریدین ہیں علاوہ ازیں پاکستان میں بھی ارواحِ مقدسہ کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے چونکہ کویت میں حلقہء ارادت ہے وہاں ایک مرتبہ تشریف لے گئے تو دورہ کویت کے دوران کویت کے سابق وزیر برائے مذہبی امور شیخ طریقت علامہ سید یوسف باشم الرفاعی جو دین اسلام اور خصوصاً مسلک اہل سنت کی مثالی خدمات سر انجام دے رہے ہیں ان کی موجودگی میں قبلہ مفتی صاحب نے عربی میں خطاب فرمایا اور انھیں حضرت کے کچھ نعتیہ کلام حدائق بخشش کا بھی عربی میں ترجمہ کر کے اس کی تشریح فرمائی۔ جس پر قبلہ رفاقی صاحب بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام حدائق بخشش کا عربی ترجمہ فرمادیں۔ جو کہ مسلک حق اہل سنت کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اہل عرب اس سے خوب استفادہ کر سکیں گے آپ نے پاکستان میں بھی کئی مناظرات کئے جبکہ چیچہ وطنی میں ایک مشہور عیسائی پادری سعید اسحق سے کئی دن مناظرہ کیا آخر میں وہ بھی آپ کے علمی دلائل کے سامنے ٹھٹھکے بیٹھے پر مجبور ہو گیا اور توہ کر کے مشرف باسلام ہو گیا جو عیسائی پادری نائب و اس کا نام احمد سعید نکھایا آج کل وہ کراچی میں ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہا ہے علاوہ ازیں موضع کبیر میں دربار شریف حضرت نبیہؑ سے ملحقہ مسجد میں ایک قاضی دیوبندی خطیب نے مناظرے کا پہلو کھینچا کیا جب حضرت مفتی صاحب علماء اہل سنت کی عنایت میں وہاں پہنچے تو مذکورہ مولوی صاحب میدان سے بھاگ گئے۔ آخر میں ۱۱۲ ہجری کے اساتذہ گرامی جن سے آپ کو خلافت ملی ہے۔

شریعت و طریقت کی سندیں

و خلافتیں

- ۱۔ حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ قادریہ نقشبندیہ فریدیہ کی خلافت۔
- ۲۔ استاذ العلماء و شیخ طریقت حضرت غلام جہانیاں علیہ الرحمہ (ڈیوڈی) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ چشتیہ معینیہ فریدیہ کی خلافت۔
- ۳۔ مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ نوریہ کی خلافت۔
- ۴۔ شاہ ابوالحسن زید قادری دہلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مظہریہ مجددیہ کی خلافت۔
- ۵۔ مفتی عرب و عجم قطب مدینہ منورہ ضیاء الازمہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ کی و سلسلہ اشرفیہ کچھوچھو شریف و سلسلہ بہانہ کی اور حضرت قطب مدینہ کو حضرت سیدنا علی اشرفیہ کچھوچھو شریف علیہ الرحمہ اور امام یوسف بن اسماعیل مہمانی علیہ الرحمہ سے براہ راست خلافت حاصل تھی۔
- ۶۔ استاذ العلماء فقیہ امت حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خاں علیہ الرحمہ (لاہوری) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ و حنفیہ (شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ) کی خلافت۔
- ۷۔ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین بغدادی علیہ الرحمہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت۔

۸۔ شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن زکریا عینی انصاری (مدینہ منورہ) سے علوم شریعت کے ساتھ چاروں سلسلوں کی خلافت۔

۹۔ شیخ الاسلام حضرت امام سید محمد بن سید علوی مالکی مکی (مکہ مکرمہ) سے چاروں سلسلوں کے علاوہ جملہ بلاد عرب و عجم کے مشائخ کبار کے جملہ سلاسل شریفہ کی اجازت و خلافت۔

۱۰۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ (فیصل آبادی) سے خلافت۔

۱۱۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان سیدی ابوبركات سید احمد انوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے خلافت۔

۱۲۔ سلطان الفقراء والوصوفیہ حضرت غلام رسول ریاض آبادی (ملتان) خلیفہ حضرت سید سہیل شاہ گولڑی علیہ الرحمہ سے خلافت۔ یہ تین آپ سے متعلق معلوماتی گزارشات جو کہ ضبط تحریر میں لائی گئی ہیں۔

اللہ رب العزت ایسے پاکان امت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین

و عا کو

مہینہ بھر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
”انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجز اهل البیت
ویطہرکم تطہیراً“ (الاحزاب پ ۲۲)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گو والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور تمہیں خوب صاف سترا فرمائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اس سے پہلے جو ہم نے تمہیں نصیحتیں فرمائی ہیں ان سے ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی پلیدی کو خواہ وہ اعتقادی ہو یا عملی، دور کرے اور تمہیں خوب پاک و صاف و سترا فرمائے۔ الحمد للہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر ہر پور طریقہ سے عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اعتقاد و کردار میں ایسا صاف و سترا اور پاکیزہ بنایا کہ وہ پوری امت کی خواتین کے لئے حسین ترین نمونہ عمل بن گئیں لہذا امت مسلمہ کی خواتین کی ترقی و نجات اسی میں ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے نقش قدم پر چلیں۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولین اہل بیت ہیں اور اس آیت مذکورہ بالا کی اولین مصداق ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء و استدعا سے سیدنا علی مرتضیٰ و سیدہ فاطمہ زہراء و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی اس لطف و عنایت الخبیہ میں شامل ہو کر اس آیت کے مصداق و تقدر قرار پائے۔

اب سوال یہ ہے کہ

اہل بیت کا معنی کیا ہے اور اہل بیت کون ہیں؟

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اہل بیت کے لفظی معنی ہیں ”گھر والے“ اور علماء نے قرآن و سنت کی روشنی میں فرمایا ہے کہ

اہل بیت تین طرح کے ہیں۔ (۱) مکتبی (۲) نسبی (۳) اعزازی
۱۔ مکتبی: یعنی گھر میں قیام رکھنے والے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات داخل ہیں۔

۲۔ نسبی: یعنی جن کا حضور اکرم ﷺ سے نسبی و فطری تعلق ہے اس میں حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ اور حسینؓ کریمین شامل ہیں۔

۳۔ اعزازی: وہ ہستیوں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل میں بطور اعزاز شامل فرمایا۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سلمان منا آل البیت“، یعنی سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”أسامة منا آل البیت“، یعنی أسامة ہمارے اہل بیت میں سے ہے پھر اعزازی اہل بیت میں وہ تمام مومن بھی شامل ہیں جو حقیقی اور پرہیزگار ہیں، جیسا کہ آپ نے فرمایا ”کل تقی آل محمد“ (مجمع الزوائد ۶/۹۹) یعنی ہر تقی مومن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”انصا برید اللہ لیدھب عنکم الرجس اہل البیت“ (الاحزاب: ۳۳) میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں، کیونکہ آیت کا ماقبل اور مابعد یعنی سیاق و سباق اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ ”عنکم“ منع مذکر کا صیغہ ہے جو مذکر کے لئے آتا ہے جبکہ ازواج مطہرات مؤنث

ہیں تو ان کے لئے بجائے ”عنکم“ اور ”منی طہرکم“ کے ”عن کن“ اور ”یطہرکن“ کے الفاظ آنے چاہئے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ اہل کے لئے قرآن کریم میں اور عربی زبان میں جمع مذکر کا ہی صیغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا اپنی بیوی کے حق میں قولی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں نقل کیا ”واذ قال لاہلہ امکنوا“ جبکہ وہ مؤنث تھیں تو موسیٰ علیہ السلام کو ”امکنی“ فرمایا چاہئے تھا مگر آپ نے ان کے آپ کے اہل ہونے کے اعتبار سے ”امکنوا“ فرمایا۔

جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا گیا، ”رحمة اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت“ (ہود: ۷۳)

اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل حضرت خدیجہ سے فرمایا ”مفلونی“ وغیرہ۔

دوسری بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات تو اسی آیت کی وجہ سے اہل بیت میں داخل ہیں جبکہ حضرت فاطمہؓ علیٰ حسینؓ و رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی وجہ سے اہل بیت میں شامل کئے گئے ہیں۔ یعنی کچھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل بیت میں سے بنایا ہے اور بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔ یعنی ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے جبکہ حضرت فاطمہؓ علیٰ و حسینؓ کریمین رضی اللہ عنہم اور دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔

یہی مسلک حق اہلسنت و جماعت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہؓ زہراؓ و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہم سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت ہیں اور حکم تطہیر سب

کے لئے ہے۔

اب ہم فضائل اہل ذہب پر مشتمل احادیث پیش کرتے ہیں۔
جن کی روشنی میں اہل ذہب الطہار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان
اعزہ و اقارب کی شان کا پتہ چلتا ہے۔

اہلسنت کا ہے بیزا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناز ہے عشرت رسول اللہ کی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿حدیث نمبر ۱﴾

أَخْرَجَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي "سَنَنِ" عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:
﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾
قَالَ: قُضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

﴿ترجمہ﴾

امام سعید بن منصور نے اپنی "سنن" میں سند کے ساتھ حضرت سعید بن
جبیر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾

کی تفسیر میں روایت کیا کہ یہاں "قریبی" سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قرابت
والے ہیں۔ (۱)

(۱) اسے امام بخاری نے جامع البیہان ج ۱ ص ۱۳۲ میں روایت کیا اور اسی طرح امام شعبہ طبری
نے "مختصر العقیبات" ص ۳۳ میں روایت کرتے ہوئے اسی نسبت روایت امام ابن السری کی
طرف فرمائی اور غرض یہ ہے کہ اسے ذخیرہ نبوی ج ۵ ص ۱۰ میں روایت کیا اور امام بخاری کی
صحیح بخاری ج ۳ ص ۳۸۸ میں اسی طرح ہے اور اس میں اس قدر یاد و الفاظ روایت فرمائے۔
ترجمہ۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے جلدی سے بات تم کر دی، بے شک نبی کریم ﷺ کا
قریبی کے ہر قبیلے کے ساتھ قرابت کا حلق ہے تو مراد یہ ہے کہ میں تم سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میرے اور
تمہارے درمیان جو رشتہ قرابت ہے اسے جوڑے رکھو (مجھے ایسا پہنچا کر اسے نہ توڑو) ذاکر غلام و درواری
عرض کرتا ہے "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ" والی آیت مایا کر کہ آں کی سورۃ شوریٰ اور آیت نمبر ۲۳ ہے۔ اور یہ
کہ عاقل اللہ حد امام بیہقی نے ذکر منثور ج ۵ ص ۶۹۹ پر اس موضوع کی سب حدیثیں جمع فرمادی ہیں۔

﴿تشریح﴾

﴿مودۃ قرابت﴾

”مودت قرابت کا معنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت والوں سے محبت اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان قرابت والوں کی محبت فرض ہے اس کے ترک پر اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔ الْقُرْبَىٰ اور الْقَرْبَىٰ اور الْقَرَابَةُ کے معنی ہیں رشتہ داری یعنی جن مسلمانوں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری ہے خواہ کسی لحاظ سے یا سسرالی مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس نسبت کی قدر کرتے ہوئے ان سے خصوصی محبت رکھیں۔

﴿حدیث نمبر ۲﴾

أَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ، وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، ابْنُ مَرْدَوَيْهِ فِي “تَفَاسِيرِهِمْ”، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي “الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ” عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا أَنْفُسَكُمْ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَّهْتَ عَلَيْنَا مُودَّةً لَهُمْ؟ قَالَ ﷺ: ”عَلَىٰ، وَقَاطِمَةُ، وَوَلَدَاهُمَا“

﴿ترجمہ﴾

امام ابن المنذر اور امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے اپنی تفسیروں میں اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا أَنْفُسَكُمْ فِي الْقُرْبَىٰ﴾

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ قرابت والے کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہوگی؟

آپ ﷺ نے فرمایا ”علی، اور قاطمہ، اور ان دونوں کے بچے۔ (۱)

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی نے ”الجامع لاحکام القرآن“ ج ۸ ص ۴۱۴ امام فخر الدین رازی نے ”تفسیر کبیر“ ج ۷ ص ۱۱۶ امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ ج ۳ ص ۲۶۴ (۲۶۴) ۱: ۳۵۱ (۱۲۵۹) امام حقی نے ”مجمع الزوائد“ ج ۹ ص ۱۶۸ ۱۰۳۷ پر اور خواجہ مصنف امام جلال الدین سیوطی نے ”الکامیاب“ ص ۵۰۱ پر روایت کیا۔

حدیث نمبر ۳۳

أخرج ابن أبي حاتم ، عن ابن عباس
رضي الله عنهما في قوله تعالى :

﴿ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً ﴾

قال : أَلَمْؤَدَّةٌ لِأَبْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی حاتم نے سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً ﴾

کی تفسیر میں روایت فرمایا کہ

یہاں ”حسنة“ سے مراد آل محمد ﷺ کی محبت ہے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

”وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا“ یعنی ہر ایک کام

کے لئے اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائی گئی (اشوری ۲۳)

”يَسْتَفْتِرُ“ فعل مضارع ہے اس کا ماضی ”اِفْتَرَفَ“ ہے بمعنی

”اِسْتَسْبَ“ کام کرنا۔ کمانا

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی تفسیر ”الجامع لاحکام القرآن ج ۸ ص ۱۲۲ م ۱۲۲۰

لے جو ابھار القدین ج ۲ ص ۱۳۲ اردو ۱۱۱۱ اے الذریۃ الطاهرة ص ۲۷ حدیث نمبر ۱۲۱ کر کے

حضرت امام ربیع بن عبد اللہ کے قول کے حوالے سے امام سیوطی نے درمختار ج ۱ ص ۱۰۱ پر روایت فرمایا۔

حدیث نمبر ۳۴

أخرج أحمد ، وترمذی و صححه ، و نسائی ،

والحاكم عن المطلب بن ربيعة رضي الله عنهما قال :

قال رسول الله ﷺ : ” وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ

أَفْرَغِي مُسْلِمٍ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَالْقَرَابَتِي “

﴿ ترجمہ ﴾

امام احمد اور امام ترمذی نے اسکو صحیح قرار دیکر، امام نسائی اور امام حاکم نے

مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ” اللہ کی قسم: کسی مسلمان کے دل میں ایمان

اسوقت تک داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ کے لئے اور میری قربت (رشتہ داری)

کے لئے تم سے محبت نہ کرے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

حب رسول: آل رسول اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب رسول و آل رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ایمان قبول نہیں۔ ”يُحِبُّكُمْ لِلَّهِ“ اللہ کے لئے

(۱) اس حدیث کو امام احمد نے مسند ج ۳ ص ۳۳۲ (۱۷۸۰) ج ۵ ص ۱۰۲ (۱۰۶۱) اور

امام ترمذی نے معج ترمذی ج ۵ ص ۲۱۰ (۳۵۸) اور امام نسائی نے ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۰۵) اور

امام حاکم نے مستدرک ج ۳ ص ۸۵ (۶۹۶۰) پر روایت کیا ہے۔

محبت اس سے ایمانی محبت مراد ہے جو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے اس کے ایمان کی وجہ سے ہونا ضروری ہے اور ”یقرأ بیتی“ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری کی وجہ سے محبت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان رشتہ داروں سے دوگنی محبت ہونی چاہیے ایک ان کے ایمان کی وجہ سے اور دوسری ان کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار ہونے کی وجہ سے۔

﴿حدیث نمبر ۵﴾

أخرج مسلم، والترمذی، والنسائی عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال: ”أَذْبَحُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي“

﴿ترجمہ﴾

امام مسلم و ترمذی اور نسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میں تمہیں اپنے اہل بیت کے ہارسے میں خدا (کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔ (۱)

﴿تشریح﴾

”أَذْبَحُكُمْ اللَّهُ“ قَدْ سَمِعْتُمْ ”سے ہے جس کا معنی ہے ”یاد دلاتا“

(۱) صحیح مسلم ج ۳ ص ۱۸۷ (۳۶) نسائی ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۷۵) اور ترمذی سے بھی

اسے روایت کیا۔ امام احمد نے مسند ج ۵ ص ۳۹۶ (۱۸۷۸۰) اور امام ابن خلدون نے اپنی تصانیف میں ج ۳ ص ۲۴ (۲۳۵۷) پر روایت کیا۔

حدیث نمبر ۶

أُخْرِجَهُ تَرْمِذِيَّ وَحَسَنَهُ، وَالْحَاكِمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ التَّمَسَّكُتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي: كِتَابُ اللَّهِ، وَبِعَثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرْدَا عَلَى الْخَوْصِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا.

ترجمہ

امام ترمذی نے سند کے ساتھ روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور حاکم نے اسے سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک میں تم میں دو چیز چھوڑنے والا ہوں کہ تم جب تک اسے شیوئی سے جڑے دو گے یہ بے بعد ہرگز نہیں ٹھکاو گے۔ (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسری) میری عترت (یعنی میرے گھر والے میرا گھر) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ خوش کوثر پر میرے پاس آج پہنچیں گے۔ تو دیکھ لو تم میرے بعد ان دونوں سے کیسا برتاؤ کرتے ہو۔ (۱)

(۱) ترمذی ج ۱ ص ۶۲ (۳۷۸۹) ترمذی میں یہ الفاظ درج ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک بچہ ۱۱ مری جڑے گا۔ یہ جہنم کی کتاب ہے میری عترت سے ہونی شان والی ہے اللہ کی کتاب اللہ کی آسمان سے نازل ہوئی ہے (جو اس سے) اہم ہے وہ اللہ کی کتاب ہے (مستدرک امام حاکم ج ۳ ص ۲۰) (۳۷۸۹) امام حاکم نے فرمایا حدیث میں شیخین یعنی بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے لیکن انہوں نے اپنی کتابوں میں اسے روایت نہ کیا اور امام زہبی نے بھی امام حاکم کی اس بات سے اتفاق فرمایا۔

تشریح

ترمذی کی ایک روایت میں "مَا إِنْ التَّمَسَّكُتُمْ" کی بجائے "مَا إِنْ أَخَذْتُمْ" کے الفاظ ہیں۔ دونوں طرح کے الفاظ "مَا إِنْ التَّمَسَّكُتُمْ" اور "مَا إِنْ أَخَذْتُمْ" میں الفاظ کا تعلق ہے اور "إِنْ التَّمَسَّكُتُمْ" اور "إِنْ أَخَذْتُمْ" اس کا ہے۔

عزت سے مراد

امام ترمذی شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قریب ترین نسل کے لوگ اور آپ کے اہل بیت و اطہار ہیں اور ان سے تمسک اور ان کو لینے سے مراد ان کی محبت اور ان کا احترام اور ان کی مروی احادیث پر عمل اور ان کی بات پر اعتماد اور بھروسہ ہے۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی شان ہے کہ ان سے محبت، ان کی روایت کر دو احادیث پر عمل اور ان کے اقوال پر اعتماد اور بھروسہ کرنا ضروری ہے۔ کیا آپ کا گھر مان ہے۔

دو اُصحابی کا لُجُومِ بَابِهِمْ اِقتَدَيْنَاهُمْ اِهْتَدَيْنَاهُمْ کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے (مرقاۃ - ص ۳۰)

﴿تشریح﴾

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ہی ہے جس نے قرآن کو سینے سے لگا لیا اور اس کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا۔ در اس کی تبلیغ کی اس طرح قرآن عزت کے ساتھ ہو گیا حتیٰ کہ قیامت کے دن قرآن اور حضور کی عزت اکٹھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوش کوثر پر چاہیں گے۔

﴿حدیث نمبر ۹﴾

أخرج الترمذی وحسنہ، والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ : " أَجْبُوا اللَّهَ لِمَا يُغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ ، وَاجْتُونِي لِحُبِّ اللَّهِ ، وَاجْبُوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي " (ترجمہ)

امام ترمذی نے سند سے روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور طبرانی نے (بھی اسے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے محبت کرو اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے محبت کرو۔ (۱)

﴿تشریح﴾

اس حدیث میں محبت کے وجوہ و اسباب بیان کئے گئے ہیں کہ اللہ سے تو اس لئے محبت ہوئی چاہیے کہ وہ ہمارا خالق ہے رازق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لئے کہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے محبوب ہیں اور آپ کی عزت سے اس لئے کہ وہ آپ کی عزت ہے۔

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۲۲۲ (۳۷۸۹) رقم کہ طبرانی ج ۳ ص ۳۹ (۲۶۳۸) اور اسے امام حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا ج ۳ ص ۶۲ (۲۷۱۶) اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح الا اسناد ہے اور انہوں نے اپنی تصنیف میں اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے امام حاکم سے اتفاق کیا اور انہوں نے اسے اپنی کتاب شعب الایمان ج ۳ ص ۱۳ (۱۳۷۸) میں روایت کیا اور ابوسعید وی نے "جوہر اللہ" ج ۳ ص ۲۲۸ میں روایت کر کے فرمایا کہ امامین جوزی پر نجیب ابن کاتبوں اس حدیث کو "علل متناہیہ" (شیخ الحدیثوں کے مجموعہ) میں ذکر کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۰ ﴾

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
إِزْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ -

﴿ ترجمہ ﴾

امام بخاری نے سند کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ فرمایا:
محمد ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں خاص خیال رکھو۔ (۱)

"إِزْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ" اور بعض سندوں
میں "إِزْقُبُوا" کی جگہ "إِحْفَظُوا" ہے یعنی حضور اکرم حضرت محمد ﷺ
کی حفاظت کرو آپ ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں یعنی ان سے محبت و
احترام سے پیش آؤ۔

(۱) صحیح بخاری "باب مناقب قراۃ رسول اللہ ﷺ"

ص ۳۳ (۲۵۱۳) باب مناقب الحسن و الحسين رضى الله عنهما
ص ۳۳ (۵۱۳) امام محمد بن زکی نے "جواہر القديين" ج ۲ ص ۳۱۱ میں روایت کیا ہے اور اس
نسبت صحیح بخاری کی طرف کی۔ اور اس حدیث کو امام ذہبی نے اپنی سندوں کے ساتھ
روایت کیا اور بعض حدیثوں کی سند میں حضرت سیدہ ام ولد بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ حدیث
مروی ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۱۱ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ، وَ الْحَاكِمُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا بَنِي عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فَيَكُنْ لَكُمْ كَلَاثًا: أَنْ يُثَبِّتَ
قُلُوبَكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَيَهْدِيَ ضَالَّكُمْ
،وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ جُودًا، نُجْدًا، رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ
رُجُلًا صَفَّنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلَّى وَصَامَ، ثُمَّ
مَاتَ وَهُوَ مُنْبَغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، دَخَلَ النَّارَ -

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی اور امام حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند کے ساتھ روایت کیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! میں نے تمہارے
بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں ایک یہ کہ وہ تمہارے دلوں کو (اسلام پر)
ثابت و قائم رکھے، اور دوسری یہ کہ تمہارے جاہل اور ان پر جو کوہین کا علم دے اور
تمہارے بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھائے، اور تیسری یہ دعا کی ہے کہ اللہ تمہیں کریم و
حق بنائے، آپس میں مہربان کر دے تو اگر ایک شخص رکن اور مقام کے درمیان

کھڑا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ اس حال میں مر جائے کہ حضرت محمد ﷺ کے گھر والے والوں سے بغض رکھتا ہو تو وہ دونوں میں داخل ہو گیا۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۱ ص ۱۱۲ (۱۱۲۱۲) المستدرک ج ۳ ص ۱۶۱ (۱۱۲۱۲) نام

حاکم نے اس حدیث کو روایت کے بعد اسے مسلمی شریعت پر مردہ یا ادا ہو کر آئی ہے اس سے اتفاق فرمایا۔ اور
ان دونوں کتابوں میں "قلوبکم" کی بجائے "قائمکم" ہے "قلوبکم" کی صورت میں معنی یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ سے دلوں کو دین اسلام پر ثابت رکھے اور "قائمکم" کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ
ہر اس شخص کو ثابت قدم رکھے جو دین اسلام کی مدد سے لڑے گا ہے۔ جس جن دشمنوں کی طرف رجوع کیا
اسا اسے ایک ٹھوٹے آب سے بڑا قلی شعلوں میں جلیا کر دیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر ۱۲﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما ،
أن رسول الله ﷺ قال :

"بُغِضَ بَنِي هَاشِمٍ وَالْأَنْصَارِ كَثُرَ - وَبُغِضَ الْعَرَبُ بِنَاقٍ"
﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بنی ہاشم (مہاجرین) اور انصار سے
بغض کفر اور اصل عرب سے بغض منافقت ہے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۱۳ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَدَى فِي "الأكلیل" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الخدري رضي الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ: "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ النَّبِيِّ، فَهُوَ مُنَافِقٌ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ "الاکلیل" میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا وہ منافق ہے۔ (۱)

- (۱) اسے امام ہمدانی نے تجوہار العقیدین ج ۲ ص ۲۵ میں روایت کر کے اس کی نسبت امام ربیع کی طرف کی۔ اور کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم منافقوں کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اسے امام احمد نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت فرمایا الفاظ "حدیث انھیں کہ روایت کر رہا ہوں اور امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور کتاب مذکور میں نقلی نسخہ میں صنف ۲۸۰ (۱۲۰ ورق اب) اجازت کے ساتھ اس کا قول ربیع والی حدیث الی معیہ کی روایت کے ساتھ امام احمد کی "المنقلب" میں حدیث کے الفاظ ایسے ہیں کہ "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ النَّبِيِّ، فَهُوَ مُنَافِقٌ" کہ جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۱۴ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ حَبَانٍ فِي "صحيحه" و الحاکم عن

أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا

يُبْغِضُنَا أَهْلَ النَّبِيِّ رَجُلٌ، إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہمارے اہل بیت کے ساتھ جو شخص بھی بغض رکھے گا اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ (۱)

- (۱) صحیح ابن حسان (الاصحاح) ج ۱ ص ۲۳۵ (۱۹۷۸) المستدرک ج ۳ ص ۱۶۳ (۱۳۷۳) امام حاکم نے اس حدیث کے روایت کرنے کے بعد فرمایا یہ بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے اپنی تسلیس میں روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے اس کے بارے میں غامضی اختیار فرمائی۔

﴿ حدیث نمبر ۱۵ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ لِمَعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ: يَا مَعَاوِيَةُ بْنُ
خَدِيجٍ، إِيَّاكَ وَنَبْغُضْنَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
"لَا يَبْغُضُنَا أَحَدٌ، لَا يَخْشُنَا أَحَدٌ، إِلَّا ذِيْدُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
عَنِ الْخَوْضِ بِسَيْطَا مِنْ قَارٍ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے سند کے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا آپ نے حضرت معاویہ بن خدیج سے فرمایا۔ اے معاویہ بن خدیج اپنے آپ کو
ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچنا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے
ساتھ جو بھی بغض رکھے گا۔ ہمارے ساتھ حد کرے گا قیامت کے دن خوش کوثر سے
آگ کے کوڑوں کے ساتھ دوڑا دیا جائے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ۸/۳۳۶ (۲۵۲۶) المعجم الاوسط
۸/۳۳۶ (۲۵۲۶) اور "ذید" نامی مجاہد ہے اس کا مصدر ذود ہے اور کرنا۔ شیخ کرتا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۶ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "شُعَبِ الْإِيمَانِ"
عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ لَمْ يَغْرِفْ حَقَّ عَنَتِي
وَالْأَنْصَارِ، فَهُوَ لَا خُدَىٰ ثَلَاثَ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا
لِرَبِيبَةٍ، وَإِمَّا لَغَيْرِ طَلُوفٍ"
يَغْنَبِي حَمَلَتْنِ أُمَّهُ عَلَيَّ غَيْرِ طَلُوفٍ.

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے (کامل) میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میرے گھرانے والوں اور انصار
کا حق نہ پہچانا اس میں تین باتوں میں ایک بات ضرور ہوگی۔ (۱)
(۱) یا تو وہ منافق ہوگا۔
(۲) یا زنا کی پیداوار ہوگا۔
(۳) یا ناپاکی کا بچہ ہوگا یعنی اس (بچہ) کی ماں ناپاکی کی حالت میں
حامل ہوئی ہوگی۔

(۱) "الکامل لابن عدی" ۱۰/۳۳۶ "شعب الایمان" ۱۰/۳۳۶
۱۰/۳۳۶ (۱۱۱۳) اور "ابن عدی" نے "شعب الایمان" ۱۰/۳۳۶ (۱۱۱۳) اور "ابن عدی" نے
"جواهر العقدين" میں اس حدیث کو امام الاشیع کی کتاب "التواب" کے حوالے سے نقل کیا۔

﴿حدیث نمبر ۱۷﴾

أخرج الطبرانی فی "الأوسط"

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال :

أَجَزُ مَا نَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِخْلَفُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي"
﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرماتے ہوئے جو آخری بات
فرمائی وہ تھی کہ تم میرے بعد میرے گھرانے والوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ (۱)

(۱) مجمع الزوائد للہیثمی ج ۹ ص ۱۶۳ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

(۲) یاد رہے کہ متعدد محدثوں کی وجہ سے حدیث ضعیف ٹوٹی ہوئی ہے؛ اکثر کلام سرور قادری

﴿حدیث نمبر ۱۸﴾

أخرج الطبرانی فی "الأوسط" عن الحسن بن

علی رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ قال: "الزُّمُّوا

مَوْدِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ يَوْمُنَا، دَخَلَ

الْجَنَّةَ بِشِقَاقَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلٌ

إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ حَقًّا"

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت

فرمائی جو شخص اللہ سے اس حال میں جا ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو گا وہ ہماری شفاعت

سے جنت میں داخل ہوگا اور جسے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری

جان ہے کسی بندے کو اس کا بیک عمل جو اس نے کیا تاکہ وہ نہ دے گا جب تک کہ وہ ہمارا

حق نہ پہچانے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۱۲۳ (۲۲۵۱) اور امام تاجی عیاض شفاء شریف

ج ۲ ص ۲۸ میں اس حدیث کے متن کو پچھلے سے تراویح کے مضمون میں نقل کیا ہے

ہے جو اس نقل کو پچھلے سے گاہ اوج سے ان کے متن و تراویح کے تراویح و وجوب کو جان لے گا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۹ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خُطِبْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَمْتَهُ وَهُوَ يَقُولُ:

"أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْنَحْنَا أَهْلَ النَّبِيِّ، خَشَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا" ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی اوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا جس میں آپ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ

اے لوگو! جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا قیامت کے دن اللہ اسے یہودی کر کے اٹھائے گا (یہاں اشارہ ہے کہ وہ یہود و کمرے گا)۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۰ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "يَا بَنِي هَاشِمٍ، إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ نَجْدًا رُحْمَاءَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَهْدِيَ صَالَتَكُمْ، وَيُؤْمِنَ خَائِفَكُمْ، وَيُشَبِّعَ جَائِعَكُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّى يُجِيبَكُمْ بِحَبْنِي، أَتَرَى حَيْثُ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَلَا تَزُجُّوْهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت جابر بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

اے بنی ہاشم! میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ تمہیں اپنی مہربان بنائے اور یہ بھی دعا کی کہ تمہارے بھگتے ہوئے کو سید پرست رکھے اور تمہارے: رستے والوں کو بے خوف کرے اور تمہارے بھوکے اولاد کو پیٹ بھرے اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی سوئے نہ ہوگا جب تک وہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے کیا تم امید کرتے ہو کہ تم میری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گے اور بنی مطلب انکی امید نہیں رکھتے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۱ ﴾

أخرج ابن أبي شيبة، ومسدد في "مسنديهما" والحاكم الترمذي في "نوادير الأصول" وأبو يعلى، والطبرانی عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "الْجُودُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّاءِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِقَاتِنِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی شیبہ اور امام مسدد نے اپنی مستندوں میں اور امام حاکم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور امام ابویعلیٰ اور طبرانی نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔ (۱)

(۱) المطالب العالیہ ابن حجر ۳/۲۱۳ (۳۹۷۲) مختصر
اتحاف السادة المهجرة للبوصیری ۵/۲۱۰ (۵۵۳۶) نوادر الاصول
ج ۳ ص ۱۹۹، المعجم الكبير ۲۲/۶۲۰ اور اسے ترمذی نے "المعروفة والتاريخ"
ص ۵۳۸ اور طبرانی نے "في خاتمة العقبی" ص ۳۹ اور ترمذی نے "كنز العمال" ج ۲ ص ۱۰۱
اور راوی نے "مسند" ص ۲۳ (۱۱۵۲) ۲۵۸ (۱۱۵۱) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۲ ﴾

أخرج البراز عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي خَلَقْتُ فِيكُمْ اثْنَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا أَبَدًا: كِتَابَ اللَّهِ، وَنَسَبِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام براز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم ان (کو خبیثی سے تمنا سے) کے بعد کبھی نہیں ہنگو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میرا نسب ہے اور یہ دونوں ایک دوسری سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ خوش کوثر پر مجھ سے اٹلیں گی۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہبتمی ج ۳ ص ۲۱۳ (۱۱۶۵) میں نقل کیا ہے اسی طرح اسے
مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۳ میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۳ ﴾

أَخْرَجَ الْبَزَارُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنِّي مُقْبُوخٌ وَإِنِّي قَدْ
تَوَسَّعْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي وَأَنْتُمْ
لَنْ تَفْضِلُوا أَبْعَدَ هَهُمَا۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: سبے شک میں پروردہ فرمانے والا ہوں اور بے شک میں نے تم میں دو چیزیں
چھوڑی ہیں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میرے اہل بیت اور بے شک تم ان دونوں
کو (تھامنے) کے بعد ہرگز نہیں ہٹاؤ گے۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہبندی ج ۳ ص ۲۱ (۲۶۱۲) اس میں ہے کہ قیامت ہرگز
قیام ہوگی حتیٰ کہ وہ آجائے تاکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو اپنے ذمہ لیا جائے گا جسے کسی
گنہگار کو اس ذمہ لیا جاتا ہے اور یہ بھی نہیں ملتی اس قیامت مجمع الزوائد
ج ۹ ص ۱۲۳ پر روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۲ ﴾

أَخْرَجَ الْبَزَارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ
سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَّى، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ۔"

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار، واوہ نجات
پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہبندی ج ۳ ص ۲۲ (۲۶۱۳) اور اس طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۲۸ میں
روایت کیا ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۲۵ ﴾

أخرج البزار عن ابن عباس رضي الله عنهما قال

قال عليه السلام

:"مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہیثمی ج ۳ ص ۲۲۸ (۲۶۱۵) ای طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۶۱۸ (۲۶۱۸) اور اسے امام ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ج ۳ ص ۳۰۶

﴿ حدیث نمبر ۲۶ ﴾

أخرج الطبرانی عن أبي ذر رضي الله عنه سمعت رسول الله ﷺ يقول: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ لَا كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ. وَمَثَلُ حِطَّةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم میں میرے گھر والوں کی مثال (ایسی ہے جیسی) قوم نوح میں کشتی نوح کی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا (وہ) نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا (وہ) ہلاک ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کے حطہ کی مثال ہے (۱)۔

(ڈاکٹر غلام سرور کہتا ہے کہ حطہ سے مراد سورۃ بقرہ میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کو کہا گیا کہ بیت المقدس کے دروازہ میں داخل ہو اور حطہ کہتے ہوئے یعنی اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے بنی اسرائیل نے حطہ کی بجائے "حطہ" کہا تو اللہ نے ایسا کہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرنے والا حطہ کہہ رہا ہے اور ان سے محبت نہ کرنے والا حطہ کہنے والوں کی طرف ہلاک ہو رہا ہے)

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۸۲ (۲۵۰۲) اور ج ۶ ص ۲۵۱ (۵۵۳۲) المعجم الصغير ج ۱ ص ۳۹ اور اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ج ۲ ص ۳۷ (۳۳۱۲) اور امام بیہقی نے معجم المستدرک ج ۱ ص ۲۱۱ (۷۵۲۰) اور انہوں نے امام ابی بلی اور امام بزار کی طرف منسوب کیا، ابی الہیثمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۳)۔

﴿ حدیث نمبر ۲۷ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي؛ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَن رَكِبَهَا نَجَّى، وَمَن تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَإِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ حَطَّةٍ بَيْنِي وَإِسْرَائِيلَ، مَن دَخَلَ غَفِرَ لَهُ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھرانے کی مثال نوح کی کشتی کی سی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا پیچھے رہ گیا ڈوب گیا اور میرے اہل بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے حطہ کی سی ہے جو اس میں داخل ہوئے حطہ کہیں ہوا داخل ہوا نجات پا گیا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۸ ﴾

أَخْرَج ابْنُ النَجَّارِ فِي "تَارِيخِهِ" عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "يُكَلِّ شَيْءٌ أَسَاسٌ وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ؛ حُبُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِهِ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن نجار نے تاریخ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کی بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی محبت ہے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۹ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ بَنِي أُنْتَى فَإِنْ عَضِبَتْهُمْ
لِأَبْنِهِمْ ، فَأَخْلَا وَنَذِرَ فَاظْلَمَ ، فَأَنْتَى عَضِبَتْهُمْ فَأَنَا أَبُوهُمْ" .

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا سب نواسوں ، نواسیوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے
ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ان کا نسب ہمیں ہوتا ہے تو میں ان کا باپ ہوں وہ
میری طرف منسوب ہوں گے۔ (۱)

(۱) المعجم الکبیر ۳/۳۴۳ (۶۱۳۱) اور اسے امام صحیح نے مجمع الزوائد
میں روایت کیا ج ۳ ص ۲۲۳۔

﴿ حدیث نمبر ۳۰ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ بَنِي أُمِّ بَنِي مُنُونٍ
إِلَى عَضِبَتِهِمْ ، إِلَّا فَاطِمَةُ ، فَإِنَّا وَلِيُّهُمَا وَعَضِبَتْهُمَا" .

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے مگر
فاطمہ کی اولاد کا میں ہی ولی ہوں اور ان کا باپ میں ہوں۔ (۱)

(۱) مطبوعہ نسخوں میں دیکھی جاتی ہے جو بیان کیا ہے۔ امام حاتم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اسی طرح وہ نقلی نسخوں میں ہے لیکن باقی نسخوں میں وہ
دور ہے جو کتاب میں درج کیا گیا یہ بعد دور کے مطابقت ہے شاید یہ استاد اک مصنف کی طرف سے واقع
ہو یا جو اور دوسرے نسخوں میں اس کی تصحیح نہ ہوئی ہو اور کتاب سے نشر ہو گئے ہوں۔

﴿ حدیث نمبر ۳۱ ﴾

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لِكُلِّ بَنِي أُمِّ غَضَبَةٍ يَنْتَمُونَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَتِي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيَّتُهُمَا وَغَضِبَتُهُمَا"۔

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماں کی اولاد اپنے باپ دادا کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر فاطمہ (الزہراء رضی اللہ عنہا) کی اولاد کا میں ولی: دل اور ان کا میں ہی باپ ہوں (۱)

(۱) مستدرک ج ۳ ص ۷۹ (۳۵۷۰) امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے اسے صحیح قرار دینے میں تامل کیا۔

(یعنی مجلس سند کے لحاظ سے جبکہ دوسری حدیثوں کی تائید سے یہ صحیح قرار پاتی ہے۔
وآخر مفتی نظام الدین قادری۔)

﴿ حدیث نمبر ۳۲ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِبَنَاتِ جَدِّهِ تَزْوِجَ بَنَاتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "إِلَّا تَهَيَّؤُنِي! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي"۔

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے اس وقت لوگوں کو بتایا جب انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی (ام ٹھٹھم) سے نکاح کیا کہ اوگو! کیا تم مجھے مبارک باد نہیں دیتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا "کہ قیامت کے دن سب، سبب اور نسب ٹوٹ جائیں گے مگر میرا سبب (سراپی اور ولادت رشتہ) اور نسب نہیں ٹوٹے گا" کام آئے گا"۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۹۸ (۵۶۱۰) اور اسے امام بیہقی نے سنن کبریٰ ج ۵ ص ۱۰۷ (۱۳۳۹۳) ج ۵ ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) اور طبرانی نے معجم الکبیر ج ۳ ص ۸۵ (۲۶۳۵) اور دولانی نے "الذرية الطاهرة" کے صفحہ ۱۱۰ حدیث نمبر ۲۱۹ اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۲۳ (۳۳۶۹) اور انہوں نے اس حدیث کو سیدہ مرضی اللہ عنہ کے مقام "اسلم" سے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۳ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا نَسَبِي وَنَسَبِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر سبب اور نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا
سبب اور نسب نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

- (۱) اسے امام شافعی نے مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۷۳ میں اور طبرانی نے معجم کبیر
ج ۲ ص ۲۷۳ (۳۳) میں مسور بن مخرمہ اور اسی طرح ج ۳ ص ۲۵ (۲۶۳۳)
المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۸۱ (۵۶۰۲) اور بھیقی سنن کبریٰ ج ۱ ص ۱۰۲
(۱۳۶۴) ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۴ ﴾

أَخْرَج ابْنُ عَبَّاسٍ فِي "تَارِيخِهِ" عَنْ أَبِي عَمْرِو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ نَسَبٍ
وَصَهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصَهْرِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نسی اور سرالی رشتہ قیامت کے دن ٹوٹ
جائے گا مگر میرا نسی اور سرالی رشتہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

- (۱) اسے امام طبرانی نے معجم الکبیر ج ۳ ص ۲۵ (۲۶۳۳) میں اور امام شافعی نے
فوائد ج ۲ ص ۲۴۳ (۱۲۰۲) اور بھیقی سنن کبریٰ ج ۱ ص ۱۰۲ (۱۳۶۴)۔
(۱۳۶۶۰) میں مسور بن مخرمہ سے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۵ ﴾

أخرج الحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال: قال رسول الله ﷺ "الْأَنْجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ
الْأَرْضِ مِنَ الْعَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لَأُمَّتِي مِنَ
الْإِخْتِلَافِ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا،
فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ستارے اہل زمین کے لئے عرق ہونے سے پناہ ہیں اور
میرے گھرانے والے میری امت کے آپس میں اختلاف کرنے سے پناہ ہیں تو جب
عرب کے کسی قبیلہ نے میرے گھرانے والوں سے اختلاف کیا تو میری امت میں
بیٹھ کے لئے اختلاف کا دروازہ کھل جائیگا کہ وہ (حق بات سے اختلاف کرنے
والے) شیطان کا گروہ ہو جائیں گے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۳۶ ﴾

أخرج الحاكم عن أنس رضي الله عنه قال
رسول الله ﷺ "وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي: مَنْ أَقْرَبَ
وَمِنْهُمْ بِالتَّوَجُّدِ، وَلِيَّيَ بِالتَّبَاطُحِ أَنَّهُ لَا يُعَذِّبُهُمْ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا میرے رب نے میرے اہل بیت سے وعدہ کیا کہ جس بے ان میں سے توحید کا
اقرار کیا اور میرے حق میں دین کی تبلیغ کا اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۳۷ ﴾

أخرج ابن جرير في "تفسيره" عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى ﴿وَلَسَوْفَ يَعْطَلِكْ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ قال: من رضاء محمد أن لا يدخل أحد من أهل بيته النار.

﴿ترجمہ﴾

امام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿ولسوف يعطيك ربك فترضى﴾

کی تفسیر میں روایت میں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مرضی سے ایک یہ بات ہوگی کہ آپ کے گھر اسے والوں میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔ (۱)

(۱) جامع البیان ابن جریر ج ۲ ص ۱۲۳ (۳۷۱۵) اور اسے قیاسی مصنف نے "النذر المنثور" ج ۶ ص ۱۶۳ اور قرطبی نے جامع احکام القرآن ج ۱۰ ص ۸۴ میں نقل کیا اور امام دمشقی نے ص ۲۳ (۳۴۰۳) میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے مانگا کہ وہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو بھی دوزخ میں داخل نہ کرے تو اللہ نے مجھے یہ خطا فرمایا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۸ ﴾

أخرج البزار، وأبو يعلى، والعملي، والطبرانی، وابن شاهين عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول ﷺ "إن فاطمة أحصنت فوجها، فحرم الله ذريتها على النار".

﴿ترجمہ﴾

امام بزار نے اور امام ابو یعلیٰ اور امام عملي اور امام طبرانی اور امام ابن شاہین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شک فاطمہ نے اپنی پاک دہائی کی حفاظت کی تو اللہ نے اسکی اولاد پر دوزخ کو حرام ٹھہرا دیا۔ (۱)

﴿تشریح﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے کردار کو برائی سے پاک رکھنے والا مسلمان دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۱) كشف الاستار للهيتمي ج ۲ ص ۲۴۵ (۲۱۵۱) المعجم الكبير للطبرانی ج ۳ ص ۴۱ (۲۱۲۵) المطالب العالیہ ابن حجر ج ۳ ص ۳۸ (۳۹۵۹) ابن جریر نے اس کی روایت کر امام ابو یعلیٰ اور بزار کی طرف منسوب کیا اور اسے امام قسطلانی نے فوائد میں روایت کیا ج ۱ ص ۱۵۳ (۳۵۶) ص ۱۵۵ (۳۵۵) اور ابن صلیبی نے مختصر انصاف الخيرة ج ۹ ص ۴۱۷ (۳۴۷۵) اور امام ابوشامہ نے حلیہ ج ۱ ص ۱۱۸ میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۹ ﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال: قال رسول الله ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " إِنَّ
اللَّهَ غَيْرُ مُعَذِّبٍ وَلَا وَدَّيْ " .
﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بی بی فاطمہ (طیب طاہرہ) رضی اللہ عنہا سے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۰ ﴾

أخرج الترمذی وحسنه عن جابر رضي الله عنه
قال: قال رسول الله ﷺ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَوَكَّلْتُ
فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا - كَتَابَ اللَّهُ وَعَثَرَتْنِي - " .
﴿ ترجمہ ﴾

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اے لوگو! میں نے تم میں وہ چھوڑا ہے جب تک تم اس کو قضاے نہ ہو گے ہرگز
میںں بھگو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا میرا خاندان۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾ موطا امام مالک کی حدیث میں " عَثَرَتْنِي " کی بجائے " تَسَلَّطْنِي " ہے
بلاشبہ دونوں باتیں درست ہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ عزت وہی ہے جس نے
قرآن کریم کو اپنے سینے سے لٹکا قرآن کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کیا دوسروں کو
اس کی تبلیغ کی اور رسول اکرم ﷺ کی سنت پر سختی سے عمل پیرا، دئے اس طرح
حضور اکرم ﷺ کی عزت اور حضور اکرم ﷺ کا لایا ہوا قرآن اور آپ کی سنت
ایک ہی منزل کے نشان ہیں اور وہ منزل قرب و رضائے خداوندی، دنیا و آخرت کی
کامیابی ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۴۱ ﴾

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ فِي "تَارِيخِهِ" عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي
فَمَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي".

﴿ترجمہ﴾

امام خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے اس کے لئے
میری شفاعت ہے جس نے میرے گھرانے والوں سے محبت کی۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۲ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَدُنَّ
أُمَّتِي، أَهْلُ بَيْتِي".

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کروں گا
(۱)۔

﴿تشریح﴾

حضور اکرم ﷺ کا سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کرنا ان کے آپ
ﷺ کے قریب تر ہونے کی وجہ سے ہے چنانچہ یہ اصولی بات ہے کہ "أَلْحَقُّ
بِأَقْرَبٍ فَالْأَقْرَبُ" کہ حق اسی کا پہلے ہے جو زیادہ قریب ہے پھر اسکا جو اس
کے بعد زیادہ قریب ہے اور یہ شفاعت ان کے درجات کی بلندی کے لئے ہوگی۔

﴿ حدیث نمبر ۴۳ ﴾

أَخْرَج الطبرانی عن المطلب بن عبد الله بن حنطب، عن أبيه قال: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخُفَّةِ فَقَالَ "أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟" قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ "فَأَنَّى سَأَلْتُكُمْ عَنْ آتِنِي: عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ رَبِّي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ سب نے عرض کی کہ ہاں نہیں۔ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ میں کل قیامت کے دن تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا (کہ تم نے میرے بعد ان سے کیا سلوک کیا) قرآن کے بارے میں اور میرے خاندان کے بارے میں۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

قرآن کے ساتھ کیا سلوک کیا یعنی کیا تم نے اسے سیکھا اور پر عمل کیا۔

(۱) المعجم الكبير ۱۲/۳۲۱ (۱۳۵۵)

﴿ حدیث نمبر ۴۴ ﴾

أَخْرَج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "لَا تُزُولُ قَدَمَا غَنِيْبٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيْمَا أَفْتَاهُ، وَعَنْ جَنْدِهِ فِيْمَا أَفْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ فِيْمَا أَنْفَقَهُ وَمَنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ. وَعَنْ مُحِبِّينَا أَهْلَ الْبَيْتِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن قبر پر اٹھ کر اس وقت تک ادھر ادھر حرکت نہ کر سکے گا جب تک اس سے چار باتوں کا جواب نہ لے لیا جائے گا۔ عمر کے بارے میں کہ کس کام میں گزارا اور جسم کی طاقت کے بارے میں کہ کہاں خرچ کی اور مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا اور میرے گھرانے سے محبت کے بارے میں۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ۸۳/۱۱۵۷ (۱۱۵۷) المعجم الاوسط

ج ۱۰ ص ۱۸۵ (۹۳۰۲) اور اس مقام پر نے مجموع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۲۹ پر روایت کی کہ حضرت اسی طرح روایت کیا اور اس میں کچھ اضافہ ہے "عَنْ عُمْرِهِ فِيْمَا أَفْتَاهُ، وَعَنْ جَنْدِهِ فِيْمَا أَفْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ فِيْمَا أَنْفَقَهُ وَمَنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ. وَعَنْ مُحِبِّينَا أَهْلَ الْبَيْتِ".

﴿ حدیث نمبر ۴۵ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ ﷺ یَقُولُ "أَوَّلُ مَنْ یُرَدُّ عَلَیَّ الْخَوْضُ أَهْلُ بَیْتِیْ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو شخص کوڑ پر مجھ سے میرے گھرانے والے ملیں گے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۶ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ "أَذْبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَی ثَلَاثِ خِصَالٍ : حُبِّ نَبِیِّكُمْ ، وَحُبِّ أَهْلِ بَیْتِیْہِ ، وَعَلَی قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِی ظِلِّ اللہ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّہُ ، مَعَ أَنْبِیَائِہِ وَأَصْفِیَائِہِ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سکھانا۔ اپنے نبی کی محبت۔ اپنے بیتی کے گھر والوں سے محبت اور قرآن پڑھنا۔ تو بے شک قرآن کے علم والے اس (قیامت کے) دن جس دن اللہ کے ساتھ رحمت کے دو کوئی ساتھ نہ ہوگا اللہ کے رحمت کے ساتھ ہیں، انبیاء اور نیک بندوں (وہابیوں) ساتھ ہوں گے۔ (۱)

﴿ تفسیر ﴾

قرآن والے وہ ہیں جو صحیح العقیدہ ہوں اور قرآن کا علم سیکھا اور آگے دوسروں کا سکھایا اور وہ جنہوں نے اس کام میں مدد کی اور کرتے ہیں۔

(۱) اسے تفسیر منی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۵۶ (۳۵۴۹) ج ۱۱، ج ۱۱، ج ۱۱

اکشف الخفاء ج ۱ ص ۲۵۷ (۳۵۵۰) ج ۱۱، ج ۱۱، ج ۱۱

(۱) اسے تفسیر منی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۰۰ (۳۱۷۸) میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۷ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " أَتَيْتُكُمْ عَلَى الصَّرَاطِ ، أَشَدُّكُمْ
حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي وَأَصْحَابِي "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے فرمایا
کہ کل قیامت (کے دن) اہل صراط پر تم میں سے وہ زیادہ ثابت قدم ہوگا جو میرے گھر
والوں اور میرے صحابہ سے زیادہ محبت کرے گا۔ (۱)

﴿ تفسیر ﴾

" أَتَيْتُكُمْ " میں ائیتہ اسم تفصیل ہے اسی طرح " أَشَدُّ " بھی اسم
تفصیل ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اہل صراط پر وہی سب سے زیادہ ثابت
ہوگا جو اپنے دل میں حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت کو جمع
کرے گا۔ اُن اللہ یہ سعادت اہل سنت کے ہی حصہ میں آئی ہے۔

(۱) اسے امام ابن ندی نے کماثل میں ج ۳ ص ۳۴۰ پر اور شیخ ہندی نے کنز العمال
ج ۱۲ ص ۹۶ (۳۳۱۵۷) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۸ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " أَزِيدُ أَنْتَاهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :
الْمُكْرَمُ لِدُرِّيَّتِي ، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ ، وَالسَّاعِي
لَهُمْ أَمْوَرَهُمْ عِنْدَمَا اضْطُرُّوا ، وَالْمُجِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ
وَلِسَانِهِ "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے
فرمایا میں چار لوگوں کی قیامت کے (دن خاص) شفاعت کروں گا ایک انکی جو میری
اولاد کی تعظیم کرے گا دوسرا اس کی جوانی کی ضرورتیں پوری کرنے کا تیسرا اس کی جو
اس وقت ان کے کام کے لئے بھاگ ڈور کرے گا چہ وہ مجبور ہوں گے اور چوتھا وہ جو
ان (میرے گھر آنے) کی دل اور زبان (دونوں) سے ان سے محبت کرے گا۔ (۱)

(۱) اسے امام بخاری نے ذخائر عقیسی ص ۵۰ پر اور شیخ ہندی نے کنز العمال

ج ۱۲ ص ۱۰۰ (۳۳۱۸۰) اور امام زبیدی نے تحف السادة المتقين ج ۸ ص ۱۲۳ اور شیخ
نے جواہر العقدین ج ۳ ص ۲۸۴ پر روایت کیا اور کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱۵)
محقق نظام سمرقانی و عارض کرتا ہے کہ تمام صحیحین، فقہاء و علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث
افعال میں معتبر اور مقبول ہے

﴿ حدیث نمبر ۴۹ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِشْنَدَ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ
آذَانِي فِي عَمَلِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کا خفہ غضب (عذاب) ہوگا جو میرے گھرانے
کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

اس حدیث کی رو سے یزید پلید اور اس کے ساتھی عبید اللہ بن زیاد
غیبت و شمر وغیرہ جنہوں نے سیدنا امام حسین رضی اللہ اور ان کے خاندان کے جسم و
چراغ اہل بیت سے تشہید کیا اور ستایا، وہ اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرے۔

(۱) اسے ترمذی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۳ (۳۴۱۳۳) میں نقل کیا اور امام تھریانی
نے ذخائر عقیبی ص ۸۳ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے نقل کیا۔

(ترجمہ) اس شخص پر اللہ کا خفہ غضب ہوگا اور اس کے رسول کا غضب اور فرشتوں
کا غضب جس نے نبی کا خون بہایا یا اس کے گھر کے بارے میں اسے تکلیف پہنچائی اور طہرانی نے
اسے امام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۰ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْأَكْلَ فَوْقَ
شَبْعِهِ، وَالْغَافِلَ عَنْ طَاعَتِهِ، وَالنَّارِكَ لِسَنَةِ نَبِيِّهِ، وَالْمُخْفِرَ
ذِمَّتَهُ، وَالْمُنِیْضَ عِزَّةَ نَبِيِّهِ، وَالْمُؤْذَى جِوَارَهُ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو طلب سے زیادہ بہت پیٹ بھر کر
کھاتا ہے اور اسکو جو اپنے رب کی فرمانبرداری سے بے پروائی کرتا ہے اور اس کو جو
اپنے نبی ﷺ کی سنت کا تارک ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کے گھرانے
والوں سے بغض رکھتا ہے اور اس کو جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ (۱)

(۱) اسے ترمذی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۸۷ (۱۶۳۵) میں نقل کیا اور اسے امام دیلمی
کی طرف منسوب کیا اور اس حدیث سے بعض الفاظ حدیث نمبر ۱۳، ۱۵، ۱۹ اور ۳۹ میں
مذکور ہیں۔

﴿ حدیث نمبر ۵۱ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَهْلُ بَيْتِي وَالْأَنْصَارُ
كَرْهَى وَعَبِيَّتِي، وَصَحَابِي، وَمَوْضِعُ مَسْرَعَتِي، وَأَمَانَتِي -
فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا میرے گھرانے والے اور انصار میرا میرا اور یہ میرے جسم کے ایک حصے کی
طرح ہیں اور میرے ساتھی اور اہل بیت میرے گھرانے والے اور میرا کنبہ ہیں میری
خوشی کی جگہ میں اور میری امانت میں ان کے نیک کی نیکی کو قبول کرو اور جس سے غلطی
ہو اس سے درگزر کرو (جبکہ غلطی حدودِ اربعہ میں سے نہ ہو۔ قاری)۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

کرش کاف کی زیر اور عبیدتی عین کی زیر کے ساتھ کرش خاندان اور عبید
گھرانے والے، یہ اہل بیت اور صحابہ کی شانِ عظیم ہے

(۱) الخروسی الدیلمی نقاس ۳۰۷ (۱۹۳۵) اور امام ترمذی نے ترمذی کی
نقاس ۱۷۱ پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار
سے شک میرے گھرانے والے میرا کنبہ ہیں جس میں چاہا اور آسا پاتا ہوں اور یہ شک میرا میرا ہے
میرا انصار ہیں تو ان میں سے جس سے خطا ہو جائے اس سے درگزر کرو اور جو ان میں سے نیکی کرے
اسے قبول کرو اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۵۲ ﴾

أَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَوْلَى رَجُلًا مِنْ
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا، فَلَمْ يَقْبَلِ الْمُطَّلِبِيُّ
عَلَى مَكَافَأَتِهِ، فَأَنَا أَكْفَأُهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابو نعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عبدالمطلب (میرے دادا) کی اولاد میں سے
کسی پر احسان کیا پھر وہ اس کے احسان کا بدلہ دنیا میں نہ دے سکا تو قیامت کے دن
اس کی طرف سے میں اس کا بدلہ دوں گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۵۳ ﴾

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَيَّ أَخَذَ مِنْ خَلْفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، فَعَلَى مُكَافَأَتِهِ إِلَى الْقَبْرِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام خطیب بغدادی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں میرے دادا عبدالمطلب کی ادولاد (جو ہجرت پہلے ان کے لئے اس) پر احسان کیا وہ جب قیامت کے دن مجھ سے ملے گا تو میں اس کا بدلہ اتاروں گا۔ (۱)

(۱) تاریخ بغداد ج ۵ ص ۱۰۲ اور سے امام طبرانی نے معجم الوسيط ج ۲ ص ۲۸۹ (۱۴۹۹) میں اسے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۴ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ صَنَعَ إِلَيَّ أَخَذَ مِنْ أَهْلِ نَيْبَتِي يَذًا، مُكَافَأَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اہل بیت (اور ان مطہرات اور اولاد و شریفہ) میں سے کسی پر کوئی احسان کیا اس کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن میں اتاروں گا۔ (۱)

(۱) اسے امام علی بن حنبل نے سنن العمال ج ۱ ص ۹۵ (۲۳۱۲) میں نقل کیا۔

حدیث نمبر ۵۵

أخرج البارودي عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي قَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ سَبَبُ طَرَفِهِ بِيَدِ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَأَنْتُهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا، حَتَّى يَزِدَا عَلَى الْخَوْضِ".

ترجمہ

امام بارودی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے انہیں قسے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) یہ اللہ کی ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں اور دوسری چیز میری عزت میرے گھرانے والے (ازواج و مطہرات و حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ خوش کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) اسلام آبادی نامی "کتاب السنة" ج ۳ ص ۶۳ (۱۵۵۳) اور انجلی نے المعروفہ والتاریخ ج ۱ ص ۵۲۷ اور المجلد ج ۳ ص ۳۳۳ (۳۳۳) اور ص ۳۳۸ (۳۳۸) اور المجلد ج ۳ ص ۳۳۸ (۳۳۸) میں روایت کیا اور اسی طرح کی ایک حدیث زید بن ارقم کا روایت ہے حدیث نمبر: ۱۰۰۰ سے گزری ہے۔

حدیث نمبر ۵۶

أخرج أحمد، والطبرانی، عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي قَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، خَلِلٌ مَفْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَأَنْتُهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا، حَتَّى يَزِدَا عَلَى الْخَوْضِ".

ترجمہ

امام احمد، اور امام طبرانی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب، اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لگی ہوئی ہے (جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے دوسرا تمہاری طرف ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اس پر عمل کیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ عام سرور کا دوری) اور دوسری میری عزت اہل بیت اور یہ تنگ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ خوش کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) مسند ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۱۰۲۸) اور ص ۲۳۵ (۲۱۵۳) المعجم الكبير ج ۵ ص ۱۵۲ (۲۹۲۳)

حدیث نمبر ۵۷

أخرج الترمذی، والحاکم، والبیہقی فی "شعب الایمان" عن عائشة رضی اللہ عنہا مرفوعاً: "سَبَّهْتُ لِنَعْمِ اللَّهِ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ: الرَّابُّذُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُسْلِطُ بِالْجَبْرُوتِ، فَيَعْرِضُ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللَّهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَجِلُّ مِنْ عِزِّي، وَالْمُتَّارُكَ لِسُنِّي".

(ترجمہ)

امام ترمذی، اور امام حاکم، اور امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول (ہوئی) ہے ایک وہ جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑا حادے اور دوسرا اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا اور تیسرا جو میری امت پر زبردستی حکمران بن جائے اور اس حکومت کی طاقت کے بل بوتے پر انہیں عزت و عہدے دے جنہیں اللہ نے (انکی) تافرنائی کیجیے سے اپنے ہاں ذلیل قرار دیا اور انہیں ذلیل کرے عزت اور عہدے سے محروم رکھے جن کو اللہ نے (اپنے) ہاں عزت والا قرار دیا۔ چوتھا وہ جو اللہ کے حرم کی بے ادبی کرے اور پانچواں وہ جو میرے اہل بیت کی بے ادبی کرے ان کے ساتھ وہ کام کرے جو ان کے حق میں اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ اور چھٹا میری سنت کا تارک۔ (۱)

(۱) ترمذی ج ۳ ص ۳۹۷ (۲۵۵۳) المستدرک ج ۱ ص ۹۱ (۱۰۲) اور ج ۳ ص ۵۷۱ (۳۹۴) اور ج ۳ ص ۱۰۱ (۷۰۱)۔

حدیث نمبر ۵۸

أخرج الديلمی فی "الأفراد" والخطیب فی "المتفق" عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: "سَبَّهْتُ لِنَعْمِ اللَّهِ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ: الرَّابُّذُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُسْلِطُ بِالْجَبْرُوتِ، فَيَعْرِضُ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللَّهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَجِلُّ مِنْ عِزِّي، وَالْمُتَّارُكَ لِسُنِّي".

(ترجمہ)

امام دیلمی نے افراد میں اور خطیب بغدادی نے متفق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑا حادے۔ دوسرا اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ تیسرا میری سنت کو چھوڑنے والا اور بدعت کو اختیار کرنے والا۔ چوتھا میری امت کے ساتھ دیر تا دیر کرنے والا۔ پانچواں میری امت پر اس لئے قوت کے ساتھ غالب آکر حکمرانی کرنے والا کہ وہ اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل ٹھہرایا اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت دی اور چھٹا وہ جو میری سنت کو اسلام سے پھر جائے والا۔ (۱)

(۱) اے امام دیلمی! الفردوس میں روایت کیا ہے ۳۲۴ (۳۹۹) اس میں چھ کی بجائے سات الفاظ ہیں بعد حدیث کے کلمات الفاظ میں اختلاف ہے اور احکام کے مستدرک ج ۱ ص ۵۷۱ (۳۹۵) اور ج ۱ ص ۱۰۱ (۷۰۱) مستدرک ج ۱ ص ۹۱ (۱۰۲) اور ج ۳ ص ۵۷۱ (۳۹۴) اور ج ۳ ص ۱۰۱ (۷۰۱)۔

﴿حدیث نمبر ۵۹﴾

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي "تَارِيخِهِ" وَالدِّيلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كَلَامٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ: حَفِظَ اللَّهُ لَهُ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ: لَمْ يَحْفَظْ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا: خَزْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَخَزْمَتِي، وَخَزْمَةُ رَحْمَتِي".

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے تاریخ میں اور امام دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ اسکے دین اور دنیا کی حفاظت کریگا۔ اور جس نے تین چیزوں کی حفاظت نہ کی ان کو ضائع کر دے یا اللہ انکی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ ایک اسلام (کے احکام) کی (علاوہ خلاف ورزی کر کے) بے رحمی کرنے والا اور میرے (مسلمان) ارشاد و اصول کی بے رحمی کرنے والا۔ (۱)

(۱) استاذہم بطرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۱۲۶ (۲۸۸۱) اور المعجم الاوسط ج ۱ ص ۱۱۲ (۲۰۵) میں روایت کیا۔

﴿حدیث نمبر ۶۰﴾

أَخْرَجَ الدِّيلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "خَيْرُ النَّاسِ الْغَرَبُ، وَخَيْرُ الْغَرَبِ قُرَيْشٌ، وَخَيْرُ قُرَيْشٍ بَنُو هَاشِمٍ".

﴿ترجمہ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارے لوگوں میں بہتر عرب ہیں، اور عرب میں بہتر قریش ہیں، اور قریش میں بہتر (نیر خاندان) بنی حاشم ہے (ابو ہاشم کے خاندان کا احترام خاص طور پر ضروری ہے)۔ (۱)

(۱) الفردوس ص ۷۸ (۲۸۹۲)

خدمت خلق فی سبیل اللہ

مسیر قرآن پر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث جامعہ رضویہ
کے روحانی فیوضات سے فائدہ اٹھائیں

- بے اولاد جوڑے کو اولاد مل سکتی ہے (انشاء اللہ)
- جن کی لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو لڑکا ہو گا نام بھی پہلے بتا دیا جائے گا۔
- ناجانزہ مقدمہ میں بے قصور قیدی کی رہائی
- شرقاء کے بچوں اور بچوں کے رشتے
- لا علاج بیماریاں
- کاروباری پریشانیاں
- جان و مال و عزت و اکبر کی حفاظت
- جن بھوت، جاو و نظر بد و حسد وغیرہ
- و دیگر ہر پریشانی و مشکل کار روحانی حل

حافظ احسان احمد قاضی

جامعہ رضویہ (رست اہل رست)

مہنگی ایڈیٹر ماہنامہ البر لاہور

PH 17, 264

ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 11. 11. 11

الحمد للہ کتاب مکمل ہوئی۔

و دعا گو خادم و غلام اہل بیت و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

بانی و تہم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مورخہ ۲۰۰۱-۹۔ بروز بدھ بر مکان شوکت علی قادری

جہانسرگ جنوبی افریقہ بوقت دس بجے اور پاکستانی ٹائم ایک بجے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا

محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین :

www.jamiazizviatrust.org

Email: ubpublisher@jamiazizviatrust.org

جہاد اور قتال میں کیا فرق ہے؟

جہاد کیا ہے؟

جہاد کب فرض ہوتا ہے؟

جہاد اسلامی کیا ہے؟

جہاد کیونکر فرض کیا گیا؟

کیا جہاد قیامت تک کے لئے جاری رہے گا؟

کیا بچے غیر مسلموں کو مارنا جہاد ہے؟

کیا امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور غیر مسلم ممالک دارالحرب ہیں؟

اور ان میں بسنے والے مسلمان دارالحرب میں رہتے ہیں؟

جہاد کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے محقق العصر بہترین طریقہ ذکر "حق غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف "جہاد اسلامی" کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں جہاد امت پر فرض ہوتا ہے اور جہاد کھم دینا کس کی ذمہ داری ہے؟ اور جہاد کی حقیقت کیا ہے؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

جامعہ رضویہ (گرسٹ ہسٹریل کرشل مارکیٹ اول ڈائن لاہور

Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

شہید غصہ کی حالت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

کیا غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

کیا طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے؟

کیا طلاق کے لئے غصہ کا ہونا ضروری ہے؟

کیا طلاق کے بعد کوئی صلح کی گنجائش نکلتی ہے؟

کیا حج شہر کی جگہ طلاق دے سکتا ہے؟

کیا شدید غصہ کی طلاق کے بعد علاء ضروری ہے؟

کیا طلاق اللہ کے ہاں پسندیدہ فعل ہے؟

کیا طلاق دینا بہت بری بات ہے؟

کیا طلاق دینے سے خاندان آباد ہو سکتے ہیں؟

ان کے علاوہ طلاق کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے شیخ الشیخ والدہ ریٹ جیٹر طریقہ ذکر "حق غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف "شدید غصہ کی طلاق" کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں طلاق واقع ہو سکتی ہے اور کن میں نہیں؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

جامعہ رضویہ (گرسٹ ہسٹریل کرشل مارکیٹ اول ڈائن لاہور

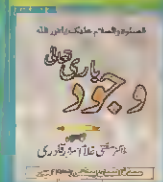
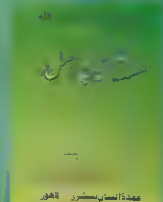
Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

تفاسیف بحر طریقت حضرت قبلہ ذاکر مفتی غلام سرور ٹانگا دہلی ہائی ویمپ جہاد سوجہ (کوسٹ) ٹانگا دہلی
کی انجمن اعلیٰ مدارس پر تفاسیف کا سلسلہ فرما کر احباب کو خوش کر رہی۔

- | | | | |
|------|------------------------|------|---------------------------|
| (1) | روزنامہ ہفت روزہ ٹانگا | (28) | شہادت سکین ہفت روزہ ٹانگا |
| (2) | تہذیب و تمدن | (29) | دہلی کے ادیب ہفت روزہ |
| (3) | طائفہ اسلام اور طریقت | (30) | شرح الکافیہ لکھنؤ |
| (4) | تعلیم اور سربلندی | (31) | تہذیب و تمدن |
| (5) | سکین ہفت روزہ | (32) | تہذیب و تمدن |
| (6) | تہذیب و تمدن | (33) | تہذیب و تمدن |
| (7) | تہذیب و تمدن | (34) | تہذیب و تمدن |
| (8) | تہذیب و تمدن | (35) | تہذیب و تمدن |
| (9) | تہذیب و تمدن | (36) | تہذیب و تمدن |
| (10) | تہذیب و تمدن | (37) | تہذیب و تمدن |
| (11) | تہذیب و تمدن | (38) | تہذیب و تمدن |
| (12) | تہذیب و تمدن | (39) | تہذیب و تمدن |
| (13) | تہذیب و تمدن | (40) | تہذیب و تمدن |
| (14) | تہذیب و تمدن | (41) | تہذیب و تمدن |
| (15) | تہذیب و تمدن | (42) | تہذیب و تمدن |
| (16) | تہذیب و تمدن | (43) | تہذیب و تمدن |
| (17) | تہذیب و تمدن | (44) | تہذیب و تمدن |
| (18) | تہذیب و تمدن | (45) | تہذیب و تمدن |
| (19) | تہذیب و تمدن | (46) | تہذیب و تمدن |
| (20) | تہذیب و تمدن | (47) | تہذیب و تمدن |
| (21) | تہذیب و تمدن | (48) | تہذیب و تمدن |
| (22) | تہذیب و تمدن | (49) | تہذیب و تمدن |
| (23) | تہذیب و تمدن | (50) | تہذیب و تمدن |
| (24) | تہذیب و تمدن | (51) | تہذیب و تمدن |
| (25) | تہذیب و تمدن | (52) | تہذیب و تمدن |
| (26) | تہذیب و تمدن | (53) | تہذیب و تمدن |
| (27) | تہذیب و تمدن | (54) | تہذیب و تمدن |

تہذیب و تمدن
تہذیب و تمدن
تہذیب و تمدن

شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کی دیگر تصانیف



© 2007 Maktaba Ahسان پبلشرز لاہور